© rasailojaraid.com

رمضان خیر و برکت کا مہینہ

تحریر: مولانا محمد عبدالہادی العمری

محترم قارئین! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ: الحمدللہ! انتظار کی گھڑیاں بیت گئیں، رمضان کا ہم نے آغاز کر دیا۔ اللہ تعالیٰ اس ماہ مقدس کو تمام امت کیلئے خیر و برکت کا سبب بنائے اور ہمارے لیے یہ رمضان گزشتہ رمضان سے بہتر ثابت ہو۔

رمضان تقویٰ اور پرہیزگاری کی تربیت کا مہینہ ہے۔ روزوں کی فرضیت کا سبب یہ بتایا گیا کہ تم متقی بن سکو اور یہ تقویٰ تمام عبادات کی روح ہے۔ اس لیے ایک مومن کو حکم دیا گیا کہ وہ متقیانہ زندگی بسر کرے چاہے حالات اور تقاضے کچھ بھی ہوں لیکن دولت تقویٰ نہ چھوٹے ﴿یآیھا الذین امنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ و لا تموتن الا و انتم مسلمون﴾ [آل عمران:102] تقویٰ جس کا قرآن مجید میں متعدد مرتبہ ذکر کیا گیا جو ایک مومن سے ہر دم مطلوب ہے۔ اپنے اندر صفت تقویٰ کو پیدا کرنے کا روزہ بہترین ذریعہ ہے اس لیے کہ مختلف عبادات میں کہیں ریاکاری کا خطرہ تو کہیں شہرت طلبی کا اندیشہ، کہیں تن آسانی کا ڈر تو کہیں کاہلی اور سستی کا دخل۔ لیکن روزہ ایک ایسی عبادت ہے جس میں روح عبادت اور جذبہ نیکی میں تو فرق ہوسکتا ہے لیکن بنیادی شرط کی تکمیل میں سب برابر کیونکہ روزہ شروع کرنے اور ختم کرنے کے اوقات میں سب برابر، دوران روزہ کیئے جانے والے ممنوعہ افعال کی حدبندی سب پر یکساں لاگو۔

یوں روزہ کے ذریعہ بنیادی اجروثواب میں ہر روزہ دار شریک ہوسکتا ہے البتہ ایمان اور اخلاص کی پختگی کے لحاظ سے درجات کا فرق ہوگا۔ روزہ کی برکتیں اور اثرات روحانی اور جسمانی لحاظ سے ہر شخص پر کسی نہ کسی اعتبار سے مرتب ہوتے ہیں۔ ظاہری طور پر روزہ کے آداب اور اس کی حکمت سمجھنے کیلئے صحیح بخاری کی حدیث پیش نظر رہے۔ (من لم یدع قول الزور والعمل به والجهل فلیس لله حاجة أن یدع طعامه و شرابه) [صحیح بخاری]

حدیث مذکور میں سخت تنبیہ ہے کہ روزہ کی حالت میں جھوٹ، دروغ گوئی، مکروفریب، نادانی اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جاہلانہ حرکتوں سے پرہیز کرنا ضروری ہے، ورنہ روزہ کی برکتیں زائل اور ثواب سے محروم ہونے کا خطرہ ہے۔ گویا ایسا شخص جو حالت روزہ میں ان اخلاقی برائیوں میں پڑا رہے، صبح و شام تک بھوک پیاس کی محنت کے باوجود روزہ کی برکتوں اور ثمرات سے بڑی حد تک محروم رہے گا کیونکہ اس نے ممنوعہ امور سے بچنے کی کوشش نہیں کی۔ نہ صرف یہ کہ خود وہ برائیوں سے دور رہے بلکہ اگر کہیں ایسا اتفاق ہو جائے کہ دوسرا اس کے ساتھ الجھ پڑے، لڑائی جھگڑے کی صورت پیدا کرے تو روزہ دار کیلئے حکم ہے کہ وہ ممکنہ حد تک خود کو اس جھگڑے سے دور رکھے اور کہہ دے کہ میں حالت روزہ میں ہوں۔ حالت روزہ میں جھگڑے سے بچنا ضروری ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ اس خاردار میں اپنا دامن تقویٰ الجھا بیٹھو۔ [ابوداؤد]

یوں روزہ اس کیلئے جہنم کی آگ سے محفوظ رکھنے کا ذریعہ ثابت ہوگا جس کا حدیث میں تذکرہ ہے کہ **الصوم جنة**...... روزہ جہنم سے محفوظ رہنے کیلئے ڈھال کی حیثیت رکھتا ہے۔ (**والصیام جنة فاذا کان یوم صوم أحدکم فلا یرفث یومئذ و لا یصخب فان سابه أحد أو قاتله فلیقل انی امرؤ صائم**) روزہ نہ صرف جسمانی تربیت بلکہ روح کی بالیدگی اور نفس کے تزکیہ کا بہترین ذریعہ ہے کہ ایک مومن محض اللہ کے حکم پر صبح سے شام تک کھانے پینے اور لذات نفس سے خود کو دور رکھتا ہے، اگرچہ عمومی اعتبار سے یہ کام حرام یا ناجائز نہیں لیکن حالت روزہ میں ان سے منع کیا گیا ہے۔

کوئی شخص جو رمضان میں محض اللہ کے حکم کی خاطر ان سے دُور رہے اور اس کی مسلسل ایک مہینہ تک سمجھ کر شعور کے ساتھ مشق کرے، اس سے بجا طور پر یہ امید کی جاسکتی ہے کہ وہ اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے رمضان کے بعد بھی دور رہے گا کیونکہ اس نے ماہ مقدس میں اس کی مشق کی ہے۔ یوں اس کا روزہ اس کی روح اور نفس کی تربیت کا سبب بن جائے گا اور ایسے ہی لوگوں کیلئے بشارت اور عفو و درگزر کا وعدہ ہے کہ جس نے ایمان اور اخلاص کے ساتھ روزہ رکھا اس کے پچھلے گناہوں کو معاف کر دیا جائے گا۔

(**من صام رمضان ایمانا و احتسابا غفرله ما تقدم من ذنبه**) [صحیح بخاری] یہ ذکر و اذکار کا مہینہ ہے...... ویسے تو مومن کی زبان ہر دم، ہر وقت اللہ کی یاد میں تر و تازہ رہنی چاہیے لیکن رمضان میں حالت صوم یا رات کی مبارک گھڑیوں میں اس کی افادیت دو چند ہو جاتی ہے (**ولذکر الله أکبر**)۔

اگر ہم رب العالمین کو یاد کریں گے تو وہ ہمیں عفو و درگزر اور انعام و اکرام کیلئے یاد کرے گا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

﴿فاذكرونی اذكركم واشكروا لی و لا تكفرون﴾ اس ماہ مبارک کی راتوں میں پچھلے پہر تنہائی میں اپنے خالق کو یاد کر کے گناہوں پر ندامت کے آنسو بہانے والوں کو میدان محشر کی پریشانیوں سے محفوظ رکھا جائے گا بلکہ وہاں جب نفسا نفسی کا عالم ہوگا ایسے خوش بختوں کیلئے خصوصی سائبان میں جگہ دی جائے گی۔ (ورجل ذكر الله خاليًا ففاضت عيناه) [صحیح مسلم] ورنہ یاد الٰہی سے غفلت زندگی، قبر اور محشر میں ندامت کا سبب بن جائے گی ﴿و من أعرض عن ذكرى فان له معيشة ضنكاً و نحشره يوم القيامة أعمى﴾ [طٰہٰ:124]

قیام اللیل رمضان کی زینت ہے۔ اللہ کے متقی بندوں کا شعار ہے کہ وہ سال بھر تہجد کا اہتمام کرتے ہیں لیکن رمضان میں اللہ تعالیٰ نے کچھ ایسی برکت رکھی ہے کہ تراویح یا تہجد کا اکثر مسلمان اہتمام کرتے ہیں اور بعض لوگ فرض نمازوں سے زیادہ تراویح کا اہتمام کرتے ہیں اگر چہ ان کا یہ جذبہ قابل قدر ہے لیکن تراویح کا اہتمام کرنے والوں کیلئے ضروری ہے کہ نماز پنجگانہ کو ضائع نہ کریں۔ یومیہ نمازوں کا اہتمام صرف رمضان ہی نہیں بلکہ سال کے ہر ماہ اور ہر دن کریں کیونکہ مومن اور کافر کے درمیان یومیہ زندگی میں نماز ہی حد فاصل ہے۔

یہ مہینہ شکر گزاری کا ہے، دن بھر کی بھوک پیاس کے بعد جب افطار کیلئے بیٹھیں تو ان لوگوں کو بھی یاد کر لیا کریں جن کی زندگیاں کئی کئی دن فاقوں میں بسر ہوتی ہیں۔ کچھ تو ایسے بھی ہیں کہ افطار میں بہت ہی واجبی سی خوراک پر قناعت کرتے ہیں تاکہ سحری میں شکم پروری ہو سکے۔ کیونکہ گھر میں اناج کی قلیل مقدار اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ دونوں وقت پیٹ بھر کر کھائیں۔ اپنے بچوں کیلئے عید کی تیاری کرتے ہوئے ان کا بھی خیال رہے جن کے بچے کسی شفقت بھرے ہاتھ کے منتظر ہوتے ہیں جو کسی مسیحا کا بے چینی سے انتظار کرتے رہتے ہیں۔ کیونکہ یہ مہینہ ہمدردی و غمگساری کا ہے۔ ویسے الحمد للہ لوگ اس ماہ میں ہمدردی کا مظاہرہ تو کرتے ہیں لیکن اس میں نظم و ضبط کے ذریعہ زیادہ فائدے حاصل کئے جا سکتے ہیں نیز ان چیریٹی ورکرز پر بھی نظر رہے جو چندے بٹورنے میں مہارت رکھتے ہیں لیکن مستحقین تک پہنچانے میں مختلف بہانوں سے خیانت کے مرتکب ہوتے ہیں۔

یہ نزول قرآن کا مہینہ ہے ﴿شهر رمضان الذی أنزل فيه القران﴾ [البقرۃ:185] قرآن

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور رمضان دونوں کا گہرا ربط اور تعلق ہے، اس ماہ مقدس میں دنیا بھر کے مسلمانوں کا تعلق اس کلام مقدس کے ساتھ دیکھا جاسکتا ہے کہ گھر گھر تلاوت قرآن، مسجد مسجد سماع قرآن اور محفل محفل ذکر قرآن کا اہتمام۔لیکن عموماً ہمارا یہ تعلق جزوی نوعیت کا ہوتا ہے کہ صرف رمضان میں تلاوت پر اکتفاء کیا جائے، ورنہ تلاوت تو قدردانی قرآن کی پہلی سیڑھی ہے، اس سے آگے کے زینے طے کرنے ضروری ہیں کیونکہ یہ کتاب ہدایت ہے، یہ کتاب فرقان ہے، یہ کتاب شفاء ہے، یہ کتاب نور و برہان ہے، لہٰذا اس سے فائدہ اٹھانے کیلئے فہم قرآن، تدبر قرآن اور تذکیر قرآن بہت ضروری ہے تاکہ اپنی زندگیاں اس کی نورانی تعلیمات سے منور کر سکیں اور ہماری زندگیاں قرآن کی مطلوب زندگیوں میں ڈھل سکیں، اس کیلئے اس کو پڑھنا، سمجھنا اور عمل کرنا نہایت ضروری ہے ﴿ھدی للناس و بینات من الھدی و الفرقان﴾ اسی لیے اس ہدایت نامہ کو آسان بنایا گیا ہے ﴿و لقد یسرنا القرآن للذکر فھل من مدکر﴾ [القمر]

یہ دعا کا مہینہ ہے، دعا کی ہر شخص کو ہر وقت ضرورت ہے، ہمارا اس ماہ میں دعاؤں کے ساتھ خصوصی لگاؤ ہوتا ہے اور ہونا بھی چاہیے، کیونکہ اپنی عجز و انکساری کا اظہار اور رب العالمین کی عظمت و کبریائی کا اعتراف ہے۔ دعا مومن کیلئے ہتھیار ہے، دعا عبادت کا مغز ہے۔ اللہ أرحم الراحمین اس کی بارگاہ میں اٹھنے والے ہاتھوں کو خالی نہیں پھیرتا، بشرطیکہ ہماری دعاؤں میں قبولیت کی تاثیر ہو۔ دعا میں ظاہری آداب سے زیادہ حضور قلبی بہت ضروری ہے۔ الفاظ سے زیادہ معانی مطلوب ہیں۔ دعاؤں کی قبولیت کیلئے اکل حلال، کسب حلال اور رزق حلال نہایت ضروری ہے۔ ورنہ دعائیں اپنی تاثیر کھودیں گی اور بارگاہ الٰہی میں اٹھے ہوئے ہاتھ بے نیل مرام واپس لوٹا دیئے جائیں گے۔

فرمان نبوی ہے کہ مصیبتوں میں گھرا شخص جب اپنے رب کی بارگاہ میں ہاتھ اٹھاتے ہوئے مدد کیلئے فریاد کرتا ہے تو اس کی دعا مسترد کردی جاتی ہے کہ اس کا کھانا حرام کا، پینا حرام کا، غذا حرام کی، لباس حرام کی آمدنی کا، پھر اللہ اس کی دعا کیسے قبول کرے گا۔ [صحیح مسلم]

ہمیں جائزہ لینا چاہیے کہ اس ماہ مقدس میں اٹھنے والے ہاتھ کیا قبولیت دعا کی شرائط کو پورا کرتے ہیں۔ رب العالمین ہماری عبادات کو قبول کرے اور ہمیں مستجاب الدعوات بنائے۔ امت مسلمہ پر اپنی عنایت خاص فرمائے۔ آمین

© rasailojaraid.com